سورج نرائن مہرؔ

(1863 – 1933)

سورج نرائن مہرؔ دہلی میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم پائی۔ بیس سال تک پنجاب کے محکمۂ تعلیمات میں ملازم رہے۔ انھوں نے غزلیں، قصیدے، مثنویاں اور قطعے بھی لکھے لیکن نظم گوئی ان کا خاص میدان ہے۔ انھوں نے انگریزی نظموں کے ترجمے بھی کیے۔ ان کی بیشتر نظمیں اخلاقی موضوع پر ہیں جن میں بچّوں کی نفسیات، عمر اور دل چسپی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ نظموں کی زبان سادہ اور سلیس ہے۔

بہادر بنو

بُرا کام کوئی نہ ہرگز کرو تم　　　بُری بات ہرگز نہ منہ سے کہو تم
صداقت کے رستے پہ سیدھے چلو تم　　　کرو عہد تو اس پہ قائم رہو تم
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم
خطا ہوگئی تو نہ اس کو چھُپاؤ　　　نہ جھوٹے بہانے کبھی تم بناؤ
کہاں چھُپتے پھرتے ہو میداں میں آؤ　　　جو استاد پوچھے وہ سچ سچ بتاؤ
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

کہو کچھ کسی سے تو لفظوں کو تولو   کبھی گالیوں پر نہ منہ اپنا کھولو
کبھی بھول کر بھی نہ تم جھوٹ بولو   جو میری سنو سیدھے رستے پہ ہولو
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم
سبق یاد کرنا نہ سمجھو مصیبت   مصیبت کہاں یہ تو ہے عین راحت
نہیں علم سے بڑھ کے دنیا میں نعمت   کرو خوب محنت! کرو خوب محنت
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم
تمھیں مدرسے کا ہے سب کام کرنا   تمھیں علم کی راہ سے ہے گذرنا
تمھیں امتحاں کا ہے دریا اُترنا   نہ محنت سے ڈرنا ، نہ محنت سے ڈرنا
ارے پیارے لڑکو بہادر بنو تم

(سورج نرائن مہرؔ)

مشق

- معنی یاد کیجیے:

صداقت	:	سچّائی
خطا	:	غلطی
عہد	:	وعدہ
عین راحت	:	آرام ہی آرام
نعمت	:	دولت، بخشش
دریا اترنا	:	دریا پار کرنا

غور کیجیے:

☆ اس نظم کے ہر بند میں پانچ پانچ مصرعے ہیں۔ ایسی نظم کو مُخَمّس کہتے ہیں۔

☆ نظم کے تیسرے بند میں لفظوں کو تولنے کا ذکر آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں سوچ سمجھ کر بولنا۔

☆ عام طور پر جسمانی قوّت کے اظہار کو بہادری کہتے ہیں۔ اس نظم میں صداقت، محنت، ایمان داری اور لگن کے ساتھ علم حاصل کرنے کو بہادری کا کام بتایا گیا ہے۔

سوچیے اور بتائیے:

1۔ نظم کے پہلے بند میں بہادر بننے سے کیا مراد ہے؟

2۔ کسی سے گفتگو کرنے کے کیا آداب ہیں؟

3۔ نظم میں علم کی اہمیت کس طرح ظاہر کی گئی ہے؟

عملی کام:

☆ اس نظم سے کیا سبق ملتا ہے؟ چند جملوں میں اپنی کاپی میں لکھیے۔